کیالادینیت پر ایمان (Secularist) رکھنے والا کافر ہے؟

مصنف :شیخ حامد العلی حفظہ اللہ

ترجمہ:ابو عبدالرحمن السلفی حفظہ اللہ

سوال کیا یاسر عرفات کافر ہے؟ کیا ہر طرح کے کفر کا دعویٰ کرنے سے پہلے، کفر کرنے والے کی حالت کو مدنظر رکھا جاتا ہے؟ کیا اس کے کفر میں کوئی مانع تو نہیں ہے؟ کیا ہمیں اسے کافر کہنے سے پہلے قیام حجۃ کا انتظار کرنا چاہئے؟ اور کیا یہ (قیام حجۃ) ہر طرح کے کفر کے لئے شرط ہے؟

جواب تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل وعیال اور صحابہ رضی اللہ عنہم پر بے شمار درود وسلام۔
جہاں تک یاسر عرفات اور اس جیسوں کا حال ہے جو زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں، اور مسلمان ہونے کا دعوہ کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ لادینیت (Secularism) کو طرز زندگی تصور کرتے ہیں اور اسے منہج کے طور پر لیتے ہیں تو پھر یہ کافر ہیں اور مرتد کے احکام ان پر لاگو ہوتے ہیں۔

علماء اس بات پر متفق ہیں کہ جو بھی لادینیت پر ایمان رکھتا ہے وہ کافر ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا نظریہ ہے جو کفر اور الحاد کی اجازت دیتا ہے۔ اور جو زندیق اور ملحد سے دوستی کو جائز سمجھتا ہے اور ان کے عقائد کی تبلیغ کو "آزادی فکر" (Freedome of Expression) کا نام دیتا ہے اور یہ سب قابل تحسین جانا جاتا ہے۔ ان کے مطابق عقیدہ اور اقسام کفر انسانی ارتقاء (Development of Mankind) کی بدولت وجود میں آئے۔

اسی طرح یہ شریعت کی بجائے، جمہوریت کے نفاذ کو اعلیٰ اور افضل سمجھتے ہیں۔ یہ نظام ایک آدمی کو حکمران بنا کر اس کے ذریعے اللہ کے قوانین کو ختم کرتا ہے اور اس کی جگہ دوسرے قوانین کو نافذ کرتا ہے۔ جس سے انسان اللہ اور اس کا ذہن مالک بن جاتا ہے جس کی اطاعت اللہ کی اطاعت سے بڑھ کر سب پر لازمی ہوتی ہے۔

جو کوئی بھی اس طرح کے عقائد پر ایمان رکھتا ہے، وہ نواقض الاسلام کا مرتکب ہے اور کافر (مرتد) ہے اگر چہ زبان سے کلمہ پڑھتا ہے۔ یہ کلمہ پڑھنا اسے کوئی بھی فائدہ نہ دے گا۔ لیکن اگر کسی کو تھوڑا سا بھی کسی کے بارے میں شک ہو تو پھر تکفیر سے اجتناب کرنا چاہئے، جب تک کے اس پر حجۃ قائم نہ ہو جائے اور سارے موانع تکفیر ذائل نہ ہو جائے۔

یہ دین کا اصول ہے کہ جو کوئی بھی نواقض الاسلام کا صریح مرتکب ہوتا ہے، جیسے اللہ یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینا، یا اگر کوئی شرک یا وحدت الوجود پر ایمان رکھتا ہے، تو پھر اس کی تکفیر کے لئے قیام حجۃ کی ضرورت نہیں ہے۔ قیام حجۃ باریک اور اجتہادی تکفیر کی صورت میں قائم کی

جاتی ہے جب شہادتین کا اقرار کرنے والا کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ جو لوگ کلمہ گو نہیں ہیں۔ تو دنیاوی احکام میں وہ کافر ہیں، اگر انہیں اسلام اور قران پہنچا ہے یہ نہیں۔ لیکن اگر مرنے سے پہلے وہ اسلام کے بارے میں سنے تو پھر آخرت میں، اہل الفطرۃ والوں میں سے ہونگے۔ لیکن اگر مرنے سے پہلے انھیں حق پہنچا اور انھوں نے انکار کر دیا تو پھر ان کا ٹھکانہ وہی ہوگا جس کا ذکر اللہ نے قرآن میں کفار کے لئے کیا ہے، اور کیا بدترین انجام اور ٹھکانہ ہے یہ۔

اللہ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ اور اللہ سب سے بہتر جانتا ہے۔